تاثرات

روزے کے بے شمار فضائل کتبِ احادیث میں منقول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس نے رمضان کے روزے ایمان کے تقاضے سے رکھے اور ان کے اجر کی بارگاہِ خداوندی سے امید رکھی، اس کے گزشتہ سب گناہ معاف ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جو "ریان" کے نام سے موسوم ہے، اس سے گزرنے کی دعوت صرف ان لوگوں کو دی جائے گی جو روزے رکھتے رہے۔ پھر جو شخص اس دروازے سے جنت میں داخل ہوا، وہ تشنگی اور پیاس کی تکلیفوں سے ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا ــــ حدیث میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزے کو اپنی خاص عبادت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ روزے دار بھوک اور پیاس کی کوفت و شدت محض میرے لیے برداشت کرتا ہے، لہٰذا اس کا اجر بھی میرے ہی ذمے ہے۔

بہر حال متعدد مقامات پر روزہ اور روزے دار کی بہت سی فضیلتیں بیان فرمائی گئی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ رمضان کے یہ بے پناہ فضائل کیوں ہیں؟ کیا اس لیے کہ اس میں تصوف و رہبانیت سے کچھ مشابہت پائی جاتی ہے؟ یا نفس کشی کی یہ ایک صورت ہے؟ یا اس میں کھانے پینے کا اہتمام کم کیا جاتا ہے اور زیادہ وقت بھوک پیاس کی حالت میں گزرتا ہے؟ نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اسلام میں دین اور دنیا کی راہیں الگ الگ نہیں ہیں۔ اس کے نقطۂ نظر سے بہت بڑا دنیا دار، بہت بڑا دین دار ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جو دعائیں بیان کی گئی ہیں، ان میں سے ایک دعا میں دنیا اور دین دونوں میں بہتری اور حسنہ کی طلب و التجا ہے ــ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

اسلام نے جس طرح روح کی تطہیر اور پاکیزگی کو ضروری ٹھہرایا ہے، اسی طرح جسم اور جان کی حفاظت کا بھی حکم دیا ہے۔ فرمایا وان لنفسک علیک حقا کہ تیری جان کے بھی تجھ پر حقوق ہیں۔

یہ بھی فرمایا کہ دنیا سے تمہارا جو تعلق و رابطہ ہے، اسے فراموش نہ کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ ولا تنس نصیبک من الدنیا۔

بات اصل میں یہ ہے کہ روزہ انسان کے اندر ایک ایسے داعیے اور جذبے کو ابھارتا ہے، جو اس کی اللہ سے وابستگی کا باعث بنتا ہے، اس کے فکر و عمل کی دنیا میں انقلاب و تغیر رونما کرتا ہے، حالتِ روزہ میں انسان کے کھانے پینے، چلنے پھرنے، میل جول، گفتگو، حتیٰ کہ عبادت تک کے کچھ حدود مقرر ہیں، اس میں ایک توازن اور اقتصاد

(باقی صفحہ ۶ پر)